مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ترجمان

# ختم نبوت

ہفت روزہ
کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
## اُمَّةً وَّاحِدَةً

جلد ۱
۶ تا ۱۲ شعبان ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۷ مئی ۱۹۸۳ء
شمارہ ۴۶

خصائلِ نبوی برشمائل ترمذی

# حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بیان

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی

۲ حدثنا احمد ابن ابی عمر حدثنا سفیٰن بن عیینہ عن یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم اُحُد درعان قد ظاھر بینھما۔

۲ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر جنگ احد میں دو زرہیں تھیں جن کو اوپر نیچے پہن رکھا تھا۔

**فائدہ** حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دو زرہ پہننا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال توکل کے منافی نہیں۔ اس لیے کہ اول تو کمال سلوک اور صوفیا کے یہاں بھی رجوع الی البدایت ہے یعنی عام معاملات میں عام لوگوں جیسا برتاؤ ہو لیکن شریعت کی پابندی طبیعت بن جائے۔ دوسرے یہ بات ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں اس قسم کے امور امت کو تعلیم کے لیے ہوا کرتے ہیں اور یہ ظاہر بات ہے۔ تیسری بات یہ بھی ہے کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے یاایھا الذین آمنوا خذوا حذرکم فانفروا ثبات اوانفروا جمیعًا (سورۂ نساء رکوع ۱۰) اے ایمان دار (کافروں کے مقابلہ میں) اپنی تو احتیاط رکھو (یعنی ان کے داؤ گھات سے بھی ہوشیار رہو اور مقابلہ کے وقت سامان ہتھیار ڈھال وغیرہ سے بھی درست رہو) پھر ان سے مقابلہ کے لیے متفرق طور پر یا مجمع طور پر (جیسا موقع ہو) نکلو۔ (بیان القرآن) اس لیے حفاظت کا حسب موقعہ سامان لینا آیت شریفہ کا امتثال ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اللہ جل شانہ کے ارشادات پر عمل کرنے والا کون ہو سکتا ہے اسی سلسلہ میں زرہ، خود وغیرہ جملہ احتیاطی سامان کا استعمال ہے۔

## باب ماجاء فی صفۃ مغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خود کا ذکر۔

**فائدہ** خود لوہے کی بنی ہوئی ٹوپی ہوتی ہے۔ جو لڑائی کے وقت سر کی حفاظت کے لیے اوڑھی جاتی ہے۔ مصنفؒ نے اس باب میں دو حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا مالک بن انس عن ابن شھاب عن انس بن مالکؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ و علیہ مغفر فقیل لہ ھذا ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ۔

۲ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

باقی ص۱۴ پر

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلسِ ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۶۰ روپیہ |
| ششماہی | ۳۵ روپیہ |
| سہ ماہی | ۲۰ روپیہ |

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

| | |
|---|---|
| سعودی عرب | ۲۱۰ روپیہ |
| کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام | ۲۲۵ روپیہ |
| یورپ | ۲۹۵ روپیہ |
| اسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا | ۲۴۰ روپیہ |
| افریقہ | ۲۱۰ روپیہ |
| افغانستان، ہندوستان | ۱۶۵ روپیہ |

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع :۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی
مقام اشاعت :۔ 2/A ۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

# فہرست


| نمبر | عنوان | مضمون نگار | صفحہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | خصائل نبوی ﷺ | حضرت شیخ الحدیث | ۲ |
| ۲ | افادات | حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہ | ۴ |
| ۳ | ابتدائیہ | سعید احمد جلال پوری | ۵ |
| ۴ | مباہلہ | مولانا تاج محمد صاحب | ۷ |
| ۵ | حیاتِ عیسیٰ ؑ | مولانا محمد یوسف لدھیانوی | ۱۱ |
| ۶ | علامہ کشمیری | مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی | ۱۳ |
| ۷ | فضائل شعبان | الحاج ابراہیم یوسف باوا (انگلینڈ) | ۱۷ |


## شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی
غلام یٰسین تبسم

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

## افاداتِ عارفی

ضبط و ترتیب :۔ محمد جمیل خاں

# باطنی بیماریوں کا علاج بہت ضروری ہے

ملفوظات حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی ۔ مدظلہ العالی

فرمایا :۔ ہم لوگوں کی یہ حالت ہے کہ مختلف قسم کی ظاہری اور باطنی بیماریوں میں ملوث ہیں ان کا علاج اور تدارک بہت ضروری ہے ۔

فرمایا :۔ ہماری حالت تو یہ ہو گئی کہ ہم کو معلوم ہے کہ ہمارے اندر اتنی مہلک اور خطرناک بیماریاں ہیں لیکن ہم اُن کی طرف توجہ نہیں دے رہے اور اس کو معمولی چیز سمجھ کر دل کو تسلی دے لیتے ہیں اگر حکیم حاذق اس کے علاج کی طرف توجہ دلاتا ہے تو اس کی باتوں کو فضول و بیمعنی سمجھتے ہیں ۔ بقول شاعر

؎ کسی نے لقمان سے جا کر پوچھا مرض تیرے نزدیک مہلک کیا
کہا وہ مرض جس کو آسان سمجھیں کہے جو طبیب اسکو ہذیان سمجھے

آج کل ہماری حالت بھی یہی ہو رہی ہے ہم اپنے نفس کے خطرناک سے خطرناک مرض کو معمولی اور آسان سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہیں دیتے اور علماء اور حکماء جب اس کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور علاج اور تدارک کی دعوت دیتے ہیں تو اس کو ٹھکرا دیتے ہیں کہ یہ تو معمولی چیز ہے اللہ تعالیٰ معاف کرے گا ارے اس طرح کب ٹالتے رہو گے کیا مرض کو اس طرح بڑھنے دو گے اب تو حالات یہ ہیں کہ امراض خطرناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں اور لگتا ہے کہ ناقابل علاج صورت نہ پیدا ہو جائے ۔ اس کے علاج کی طرف توجہ دو اس طرف لوٹ کر آؤ کس راستہ کی طرف جا رہے ہو اور علاج اسکا یہ ہے کہ ہم جن باتوں کو سنیں اس پر عمل کریں ہم کو اس سے غرض نہیں کرکتنے لوگ علاج کی طرف ٹیتے ہیں ۔ ہم کو اپنے سے غرض ہے کہ ہم کتنا تدارک کر رہے ہیں اور کتنا عمل کر رہے ہیں ۔

فرمایا :۔ عمل اور علاج اور تدارک یہ ہے کہ جو احکام اوامر و نواہی اللہ اور اس کے رسول نے بتائے ہیں اس پر عمل کریں اور اگر عمل نہیں کریں گے تو فلاح اور کامیابی کس طرح پائیں گے اور عمل کرنا بہت آسان ہے ۔

فرمایا :۔ یہ ہمارے نفس اور شیطان کی شرارت اور دھوکہ اور فریب ہے کہ موجودہ ترقی یافتہ اور ماڈرن دور میں اسلام پر عمل کرنا مشکل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدین یسر دین آسان ہے ۔ کون سا دین ؟ کس کا دین ؟

فرمایا :۔ وہ دین جس پر تم ایمان لائے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بشارت اور خوش خبری کے ساتھ بھیجا کہ اس جیسی خوشخبری اور شہادت نہ پہلے کبھی دی گئی تھی اور نہ ہی ایسی بشارت آئندہ دی جائے گی وہ بشارت یہ ہے ۔ " الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الخ کتنی بڑی چیز اور شہادت ہے ۔ ——— خالق کائنات فرما رہے ہیں اس دین کو ہم نے تمام کائنات اور مخلوق کے لئے اور قیامت تک کے لئے کامل کر دیا اس میں اب کسی قسم کی کمی نہیں اور یہ قیامت تک قابل عمل رہے گا اور اس دین میں تمام نعمتیں مکمل کر دیں اور تمام کر دیں ۔ یعنی اس دین کے ذریعہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کی مشیت

باقی صفحہ ۱۵ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

# مرد و زن کا اختلاط

"شاہ فہد نے تمام سرکاری محکموں اور نجی کاروباری اداروں کو ایک بار پھر ہدایت کی ہے کہ خواتین کو ایسے کاموں کے لئے ملازم نہ رکھا جائے جہاں وہ مردوں کے ساتھ خلط ملط ہو سکتی ہوں۔ مکہ معظمہ سے شائع ہونے والے ممتاز اخبار "الندوہ" کے مطابق اس مقصد کے لئے شاہ فہد کی جانب سے ایک سرکلر جاری کیا گیا، جس میں کہا گیا ہے کہ اسلامی قانون میں خواتین کو ایسے کاموں کی ممانعت کی گئی ہے، جو ان کی فطرت سے مطابقت نہ رکھتے ہوں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ان احکام کا اطلاق نہ صرف سعودی بلکہ سعودی عرب میں مقیم غیر ملکی خواتین پر بھی ہوگا۔

(روز نامہ جنگ کراچی ۲۹ / اپریل ۱۹۸۳ء)

شہزادہ فہد کا مندرجہ بالا بیان اسلامی فکر کا آئینہ دار ہے، اور کوئی مسلمان اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سعودی فرمانروا جناب فہد نے یہ بیان دیگر مسلم سربراہان کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے، اس لئے کہ یہ بیان جیسے معاشرتی اصلاح کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے ویسے ہی یہ دین اسلام کے احکام اور فطرتی تقاضوں کے بالکل عین مطابق ہے۔

صنف نازک (عورت) کو اسلام نے انتہائی عزت و احترام سے نوازا ہے جس سے نہ صرف آج کے مرد ناآشنا ہیں بلکہ خود عورتیں بھی اپنی مقام شناسی سے بے بہرہ ہیں —— حقیقت تو یہ ہے کہ علوم اسلامیہ میں قرآن کریم سے لے کر فقہ اسلامی کی چھوٹی سے چھوٹی کتاب میں عورتوں سے متعلق یہ احکام موجود ہیں۔ کہ عورت کو کسب معاش کی خاطر گھر سے نکالنا اس کی توہین و تذلیل کے مترادف ہے۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ کی ۱۴۰۰ سو سالہ تاریخ میں ایسا کوئی جزئیہ نہیں مل سکتا جو عورت کے بلا ضرورت شدید کسب معاش کے جواز پہ بطور دلیل پیش کیا جا سکے، اسی لئے شریعت نے باپ، خاوند، بیٹا، بھائی وغیرہ بالترتیب اقرب فالاقرب عزیزوں پہ لازم کیا ہے کہ اس کی کفالت کرے۔ اگر بالفرض ان اقارب میں سے کوئی بھی موجود نہیں تو حکومت وقت پہ یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ اس کے مصارف برداشت کرے اور بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر کرے —— لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسلام دشمن عناصر نے اس کے برخلاف سیدھے سادے مسلمانوں کو مغرب پرستی کی خوش نما بھٹی میں جھونک دیا، جس کے نتیجے میں نہ صرف معاشرہ اسلامیات سے عاری ہو گیا بلکہ دین اسلام کے حقائق کو بھی مغرب کی عینک سے دیکھتے ہوئے اسباب تنزل

کو باعث کامیابی اور معائب کو محاسن سمجھا جانے لگا۔ اور عورت جو کل تک گھر کی زینت، اور حیاؤ شرم کا مجسمہ تھی۔ آج وہی گھر کو خیر باد کہہ کر دفاتر و بازار کی زینت بن چکی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ بچی جو کل تک (مشرقیت کا ثبوت دیتے ہوئے) مارے شرم کے اپنے باپ کے سامنے آنے سے گریزاں تھی ——— افسوس کہ آج وہی نہ صرف بے باک ہے بلکہ چادر و چار دیواری کو پھلانگ کر سکول، کالج اور یونیورسٹی کے لانوں میں مذہبی بندھنوں سے آزاد اپنے آپ کو مغرب کی جھولی میں جھونک کر نہ صرف مطمئن ہے بلکہ نازاں ہے ——— ہمارے ناقص خیال میں مرد و زن کا بے محابانہ اختلاط اور مخلوط طرزِ معاشرت اور طریقہ تعلیم جہاں شریعت حقہ کے متصادم ہے وہاں بہت ساری قباحتوں کا پیش خیمہ ہے، جن میں سے بعض گفتنی ہیں اور بعض ناگفتنی ہیں۔ آخر میں ہم جناب صدر سے گزارش کریں گے کہ بالفرض اگر عورتوں کی ملازمت کئے بغیر ملکی نظم و نسق کا باقی رہنا مشکل ہی ہے، تو کم از کم اتنا ضرور کیا جائے کہ لیڈیز سیکشن علیحدہ ہو۔ جس سے کم از کم مرد و زن کے اختلاط جیسی لعنت سے رستگاری ہو اور جناب صدر عند اللہ ماجور ہوں۔

سعید احمد عفی عنہ

# مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کیلئے ۲۰ مئی کو یوم احتجاج منایا جائیگا

ملتان ۴ مئی (اپ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد نے کہا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کا قادیانیوں کے سوا کسی کے ساتھ کوئی تنازعہ نہیں تھا۔ لیکن مدعی نے جن قادیانیوں کے نام لئے ان سے معمولی باز پرس کی گئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ڈی آئی جی گوجرانوالہ اور ایس پی سیالکوٹ تحقیقات میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں جنہیں فی الفور تبدیل کیا جائے۔ ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت غیر سیاسی تبلیغی جماعت ہے۔ انہوں نے حکام بالا سے کہا ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کو فی الفور برآمد کیا جائے۔ اور اگر انہیں قتل کر دیا گیا ہے تو قاتلوں کو بے نقاب کیا جائے کیونکہ مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے ہاتھوں اپنے قابل ترین مخلص مبلغ کا اغوا اور عدم بازیابی کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور آئی جی پنجاب سے بھی ملاقات کی لیکن تاحال مولانا محمد اسلم قریشی کی برآمدگی کے لئے کوئی انتظامات نہیں کئے گئے۔ پریس کانفرنس میں مولانا تاج محمود نے بتایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ملتان میں ہوا جس کی صدارت مرکزی مولانا خان محمد نے کی۔ اجلاس میں مولانا محمد اسلم قریشی کو برآمد نہ کیا گیا تو ۲۰ مئی کو پورے ملک میں یوم احتجاج منایا جائے۔ اس دوران ملک بھر میں پوسٹر لگائے جائیں گے اور جلسوں میں احتجاجی قرار دادیں منظور کی جائیں گی انہوں نے کہا کہ مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق ۲۰ رمئی کے کسی بھی دن سیالکوٹ میں یوم دعا منایا جائے گا۔ جس میں کراچی سے پشاور تک کے عوام کی بہت بڑی تعداد شرکت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اجتماع میں کھلے آسمان تلے خدا وند کریم کے حضور دعا کی جائے گی کہ باری تعالیٰ مولانا محمد اسلم کو ظالموں کے پنجہ سے نجات دلا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی طرح مختلف مکاتب

باقی صفحہ ۲۳ پر

# قادیانی تاریخ میں

# ایک فیصلہ کن مباہلہ

حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی

جو شخص علم و تقویٰ کی عبائے فریب پہن کر بے دینی اور بدعقیدگی پھیلا رہا ہو۔ اس وقت علماء امت اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی کمزور مخلوق کو گمراہی اور کج روی سے بچاتے ہیں۔

امت محمدیہ کا ایمان، اس اساس پر مبنی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری وحی اور اس کا آخری کلام ہے۔ دین اسلام نے (جکی تعلیم پہلے انبیاء کرام کی وساطت سے نوع انسانی کے مختلف گروہوں کو جزوًا جزوًا پہنچتی رہی)۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر کامل و مکمل صورت اختیار کر لی۔ اس کے بعد قیامت تک کے لئے کسی نئے نبی کے آنے اور کسی انسان پر وحی کے نازل ہونے کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اور یہ کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کا مدعی ہو یا سلسلہ وحی کے اجرا کا عقیدہ رکھتا ہو۔ وہ کاذب اور دجال ہے۔

صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلا جہاد جو حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے عہد خلافت میں کیا وہ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف تھا۔ مسیلمہ کذاب اور اس کی پوری جماعت کلمہ کی قائل، حسب تصریح ابن جریر طبری جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ اپنی اذانوں میں اشہد ان محمد رسول اللہ کی شہادت مناروں پر پکارتے تھے۔ نماز کے پابند۔ روزہ کے پابند۔ مگر اس کے ساتھ وہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی میں قرآن و حدیث کی تصریحات اور امت کے اجماعی عقیدہ کے خلاف تاویلات کر کے مسیلمہ کذاب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت کا شریک مانتے تھے۔

مسیلمہ کذاب کو صرف اور صرف مدعی نبوت ہونے کی وجہ سے حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے عہد خلافت میں صحابہ کرامؓ۔ مہاجرین و انصار اور تابعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں اس کے خلاف جہاد کے لئے یمامہ کی طرف بھیجا۔ مسیلمہ کی جماعت جو اس وقت مسلمانوں کے مقابلہ میں نکلی تھی اس کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوان تھی۔ جن میں سے اٹھائیس ۲۸ ہزار مارے گئے۔ اور خود مسیلمہ کذاب بھی اس لڑائی میں ہلاک ہوا۔ مسلمان جو اس لڑائی میں شہید ہوئے ان کی تعداد بارہ ۱۲۰۰ سو تھی۔

صحابہ کرامؓ نے نہ تو مسیلمہ کی نمازوں کا خیال کیا۔ اور نہ اس کی اذان کا۔ اور نہ اس کے اقرار نبوت محمدیہ کا۔ معلوم ہوا کہ کسی شخص کا دعویٰ نبوت کرنا خواہ وہ کسی پیرائے سے ہو موجب کفر و ارتداد ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے رسالہ "فتح اسلام" میں جو ۲۲ ، جنوری ۱۸۹۱ء کو شائع ہوا اپنے "مسیح موعود" ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے معاً بعد "توضیح مرام" نامی ایک کتاب شائع کی جس میں نبوت کے مدعی بن بیٹھے۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد ملک میں کافی ہلچل مچ گئی۔ اس کے جلد بعد ہی اسی سال ایک کتاب "ازالہ اوہام" شائع کی۔ اس کتاب کے

کے کفریہ عقائد نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی۔ اور مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی نے ان کتب سے کفریہ عقائد کے اقتباسات نقل کر کے ایک فتویٰ کفر تیار کیا۔ جس پر ملک کے دو صد نامی گرامی علماء نے دستخط کئے۔ اور یہ فتویٰ کفر "فتویٰ کفر بحق مرزا قادیانی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔

فتویٰ کفر شائع ہونے کے بعد اکثر علماء نے مرزا صاحب کو مباحثہ اور مناظرہ کے چیلنج دیئے۔ مگر بعض علماء کرام اور مولوی عبدالحق صاحب غزنوی امرتسری کی رائے یہ تھی کہ بحث ومباحثہ کی بجائے مرزا صاحب سے مباہلہ ہی کیوں نہ کیا جائے۔ تاکہ مرزا صاحب اور ان کے اتباع پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حجت قائم کی جا سکے۔ مباہلہ کرنے والوں میں سے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی پیش پیش تھے کہ مرزا غلام احمد جس جگہ جس وقت مباہلہ کے لئے تیار ہوں میں حاضر ہوں۔ مباہلہ کا نام سن کر مرزا صاحب کی روح فنا ہوتی تھی۔ آخر نواب محمد علی خان نے جو مرزا صاحب کو اسی روپے ماہوار بھیجا کرتے تھے مرزا کو خصوصی طور پر چٹھی لکھ کر علماء کرام سے مباہلہ کرنے کی پر زور تحریک کی۔

نواب محمد علی خان کی تحریک پر مرزا صاحب نے چار و ناچار ایک اشتہار شائع کیا۔ جو ان کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" کے صفحہ ۲۶۱ پر درج ہے۔ اس اشتہار میں لکھتے ہیں۔

"ان تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اپنی نا فہمی کے باعث اس عاجز کو کافر ٹھہراتے ہیں۔ عرض کیا جاتا ہے کہ اب میں خدا تعالیٰ سے مامور ہو گیا ہوں۔ کہ تا میں آپ لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں۔"

(اشتہار ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۲۱)

مرزا صاحب کے مندرجہ بالا اشتہار کے جواب میں مولانا عبدالحق صاحب غزنوی نے ایک اشتہار شائع کیا جو تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۵۲ پر درج ہے۔ مولانا عبدالحق صاحب اس اشتہار میں مرزا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تین خط تو آپ کو مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی نے لکھے کہ میرے ساتھ مباحثہ کرو۔

① پہلا خط ۲۴ ستمبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ جعفری پریس لاہور۔

② دوسرا خط ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۱ء مطبوعہ لاہور۔

③ تیسرا خط ۲۴ جنوری ۱۸۹۲ء مطبوعہ لاہور۔

④ ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء کو مولوی غلام دستگیر قصوری نے ایک اشتہار مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور۔

⑤ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۱ء کو انجمن اسلامیہ لدھیانہ نے ایک اشتہار مطبوعہ انصاری پریس دہلی۔

⑥ ۱۵ / فروری ۱۸۹۱ء کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مباحثہ کا اشتہار دیا۔

⑦ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو مولوی عبد المجید صاحب نے مالک مطبع انصاری نے مباحثہ کے لئے بلایا۔

⑧ یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء کو مصنف تفسیر حقانی مولوی عبدالحق صاحب نے اشتہار دیا۔

⑨ ۱۹ / رمضان المبارک کو مولوی محمد عبد اللہ عبدالعزیز مفتیان شہر لدھیانہ نے اشتہار دیا۔

⑩ ۲۴ / رمضان المبارک کو مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس ہائی سکول لدھیانہ نے اشتہار دیا۔

اب بذریعہ اشتہار ہذا بدستخط خود مطلع کرتا ہوں۔ اور سب جہان کو گواہ کرتا ہوں کہ اگر تمہارے ساتھ مباہلہ کرنے سے کچھ لعنت کا اثر صریح طور پر جو عموماً سمجھا جاوے کہ بے شک یہ مباہلہ کا اثر ہے۔ تو میں فوراً تمہارے کہنے سے تائب ہو جاؤں گا۔ اب حسب اشتہار خود مباہلہ کے واسطے بمقام امرتسر آؤ۔ مباہلہ اس بات پر ہوگا کہ تم اور سب تمہارے اتباع دجالین۔ کذابین۔ ملاحدہ اور زنادقہ باطنیہ ہیں۔ اور میدان مباہلہ عیدگاہ ہوگا۔ تاریخ جو تم مقرر کرو۔ اب بھی تم بموجب اشتہار خود میرے ساتھ مباہلہ کے واسطے بمقام امرتسر نہ آئے تو پھر اور علماء سے درخواست مباہلہ اول درجہ کی بے شرمی اور پرلے سرے کی بے حیائی ہے۔ اور لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کا مصداق

باقی صفحہ ۲۲ پر

دعوت نامہ

# رشیدیہ کنونشن

واجب الاحترام والاکرام، اخوانافی الدین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛

۲۰، ۲۱ رمئی ۱۹۸۳ء مطابق ۶، ۷ رشعبان المعظم ۱۴۰۳ھ بروز جمعہ و ہفتہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں فضلائے دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام رشیدیہ کنونشن منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں اہم ترین اجتماعی و ملی مسائل پر مذاکرہ ہوگا۔

آنجناب سے التماس ہے کہ اپنا قیمتی وقت نکال کر اس خالص دینی و تبلیغی اجتماع میں تشریف لائیں اور اپنے صائب مشوروں سے ممنون فرمادیں

## الداعیان

| | | |
|---|---|---|
| فاضل رشیدی<br>خادم ابناء دارالعلوم | حافظ عبدالرشید ارشد<br>مدیر مکتبہ رشیدیہ لاہور | (پیر جی) عبدالعلیم رائپوری<br>ناظم جامعہ رشیدیہ |
| محمد ضیاء القاسمی<br>سواد اعظم اہلسنت پاکستان | حافظ مطیع اللہ رشیدی<br>خطیب نور ساہیوال | محمد سلیمان طارق<br>احیاء اہلسنت |
| عبداللطیف انور<br>شاہکوٹ | محمد طیب قاسمی<br>بورے والہ | سید محمد زکریا لقوی<br>طبیب ساہیوال |

الکوپ
المونیم کی
معیاری مصنوعات
alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ
سیلز آفس : میریٹ روڈ۔ کراچی ۲۔ فون : ۲۲۱۷۲۸ — ۲۲۳۸۸۵
ریجنل آفس : ۵۔ رحیم پلازہ ۱۱۲۰۔ مری روڈ۔ راولپنڈی۔ فون : ۶۳۹۲۱
Telex : 25713 ALCOP PK
AC-7.83
design

# رفع و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

## کے بارے میں دسویں صدی کے اکابرینِ امت کا عقیدہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

### شیخ ابو السعودؒ کا عقیدہ

الشیخ الامام قاضی القضاۃ ابو السعود محمد بن محمد العمادی الحنفی (۹۵۱ھ ۹۹۶) نے اپنی تفسیر " ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم " میں متعدد جگہ اس کی تصریح فرماتے ہیں :-

آیت کریمہ " ومکروا ومکر اللہ " کے تحت لکھتے ہیں،

ومکر اللہ بان رفع عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام والقیٰ شبیھہ علی من قصد اغتیالہ حتیٰ قتل (ص۲۴۱، ج ۱)

اور یہود کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے بھی ایک خفیہ تدبیر کی، وہ یہ کہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھا لیا اور ان کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو آپ کو پکڑانا چاہتا تھا، یہاں تک کہ وہ قتل کیا گیا۔

آگے اس واقعہ کی تفصیل کے ضمن میں لکھتے ہیں:

فالقی اللہ عز و جل علیہ شبہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام ورفعہ الی السماء فاخذوا المنافق وھو یقول انا دلیلکم فلم یلتفتوا الیٰ قولہ وصلبوہ (ص۲۴۱ج۱)

پس اللہ تعالیٰ نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شباہت اس شخص پر ڈال دی اور آپ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ یہود نے اس منافق کو پکڑ لیا۔ وہ ہر چند کہتا رہا کہ میں تو تمہاری راہنمائی کرنے والا ہوں۔ مگر یہود نے اس کی بات کی طرف التفات ہی نہیں کیا اور اسی کو سولی پر لٹکا دیا۔

نیز لکھتے ہیں:

قال القرطبی والصحیح ان اللہ تعالیٰ رفعہ من غیر وفاۃ ولا نوم کما قال الحسن و ابن زید وھو اختیار الطبری وھو الصحیح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ (ص۲۴۳ج۲)

امام قرطبی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر وفات اور بغیر نیند کے اٹھا لیا۔ جیسا کہ حسن بصری اور ابن زیدؒ تابعی نے فرمایا ہے اسی کو طبری نے اختیار کیا ہے اور یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح روایت ہے۔

٭ ٭ ٭

سورۂ احزاب کی آیت " وخاتم النبیین" کے تحت لکھتے ہیں:-

ولا یقدح فیہ نزول عیسٰی بعدہٗ علیہما السلام لان معنی کونہ خاتم النبیین انہ لا ینبأ احد بعدہ و عیسٰی ممن نبی قبلہ وحین ینزل انما ینزل عاملا علی شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصلیًا الیٰ قبلتہ کانہ بعض امتہ۔ (ص۲۱۳ج۴)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت میں عیسٰی علیہ السلام کا آپؐ کے بعد نازل ہونا قادح نہیں۔ کیونکہ آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص آپؐ کے بعد نبی نہیں بنایا جائے گا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو نبوت پہلے مل چکی تھی اور جب وہ نازل ہوں گے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ آپ کے قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔ گویا آپ ہی کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔

اور سورۂ الزخرف کی آیت کریمہ " وانہٗ لعلم للساعۃ " کے تحت

لکھتے ہیں:۔

(وانه) وان عیسٰی (لعلم للساعة) ای انه بنزوله شرط من اشراط الساعة۔ الخ۔ (ص ۴۸ - جز ۴)

اور بیشک وہ یعنی عیسٰی علیہ السلام البتہ نشانی ہے قیامت کی۔ یعنی وہ اپنے نازل ہونے کے سبب قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

* * *

## شیخ ابن حجر ہیتمی کا عقیدہ

شیخ احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر شہاب الدین ابو العباس الہیتمی السعدی الانصاری الشافعی (۹۰۹ تا ۹۷۳) امام بوصیری کے قصیدہ ہمزہ کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

وحکمة اخذ هذا المیثاق علی الانبیاء اعلامهم و اممهم بانه المتقدم علیهم وانه نبیهم ورسولهم وقد ظهر ذلک فی الدنیا بکونه امهم لیلة الاسراء و یظهر فی الآخرة بانهم کلهم تحت لوائه بل وفی آخر الزمان بکون عیسٰی علیه السلام ینزل حاکما بشریعة محمد صلی الله علیه وسلم دون شریعة نفسه۔ (ص ۲۸ م دار الطباعة مصر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں انبیاء کرام علیہم السلام سے جو عہد لیا گیا اس میں حکمت یہ تھی کہ ان کو اور ان کی امتوں کو آگاہ کر دیا جائے کہ آپ سب سے مقدم ہیں اور سب کے نبی و رسول ہیں اور دنیا میں اس کا ظہور یوں ہوا کہ آپ نے شب معراج میں تمام نبیوں کی امامت کی اور آخرت میں یوں ظہور ہوگا کہ تمام انبیاء آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے بلکہ اس کا ظہور آخری زمانے میں یوں ہوگا کہ عیسٰی علیہ السلام نازل ہو کر اپنی شریعت پر عمل نہیں کریں گے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔

## علامہ شمس الدین شامیؒ کا عقیدہ

حافظ سیوطی کے شاگرد اور "سیرت شامیہ" کے مؤلف الشیخ العلامہ شمس الدین محمد بن یوسف الدمشقی (۹۴۲ھ) اپنی کتاب "الآیات العظیمة الباهرة فی معراج سید الدنیا والآخرة" میں لکھتے ہیں:

ثم تذاکروا امر الساعة فردوا امرهم الی ابراهیم فقال لا علم لی بها فردوا امرهم الی موسٰی فقال لا علم لی بها فردوا امرهم الی عیسٰی فقال اما وجبتها فلا یعلمها الا الله وفیما عهد الی ان الدجال خارج ومعی قضیبان فاذا رآنی ذاب کما یذوب الرصاص فیهلکه الله تعالٰی۔

(بحوالہ جواہر البحار للنبہانی) (ص ۱۸۴)

پھر انبیاء کرام علیہم السلام نے قیامت کے بارے میں مذاکرہ فرمایا (کہ کب آئے گی) پہلے ابراہیم علیہم السلام سے دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا۔ مجھے علم نہیں۔ پھر حضرت موسٰی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ فرمایا مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ قیامت آنے کا ٹھیک وقت تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں البتہ اللہ تعالیٰ کا مجھ سے ایک عہد ہے کہ دجال نکلے گا (اور میں اس کو قتل کرنے کے لیے نازل ہوں گا) اور میرے ہاتھ دو شاخہ نیزہ ہوگا وہ مجھے دیکھتے ہی ایسے پگھلنے لگے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔

## شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ کا عقیدہ

شیخ الاسلام زین الدین ابو یحیٰی زکریا بن محمد بن زکریا الانصاری الشافعی (۸۲۳ھ – ۹۲۶ھ) شرح کتاب الروض میں لکھتے ہیں:

(و هو) صلی الله علیه وسلم (خاتم النبیین) قال تعالٰی ولکن رسول الله وخاتم النبیین ولا یعارضه ما ثبت من نزول

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ولیکن آپ رسول ہیں اللہ کے اور ختم کرنے والے ہیں نبیوں

باقی صفحہ ۱۶ پر

# عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ

اور

# علامۃ العصر مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ

ترتیب: محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور

## مقدمہ ”بہاول پور“ میں امام العصرؒ کا ایمان افروز بیان

تردید قادیانیت کے سلسلہ میں امام العصرؒ کا وہ تاریخی اور ایمان افروز بیان خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جو آپ نے سابق ریاست بہاول پور کی ایک عدالت میں مشہور زمانہ ”مقدمہ“ کے سلسلہ میں دیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کا بیان کتابی سائز کے اکتالیس صفحات پر مشتمل ہے اس مقدمہ کا پس منظر مولانا محمد صادق صاحب بہاول پوریؒ کی زبانی سنئے۔ جس سے اس مقدمہ کی تاریخ کا مکمل پتہ چلتا ہے۔ مولانا ”بیانات علماء ربانی بر ارتداد فرقہ“ قادیانی“ کے دیباچہ میں رقمطراز ہیں۔

”ریاست بہاولپور پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے۔ اور اعلیٰ حضرت تاجدار عباسی خلد اللہ اقبالہٗ و ملکہٗ کا آئین ہے۔ اس میں ایک شخص مسمّی عبدالرزاق مرزائی ہو کر مرتد ہو گیا۔ اس کی منکوحہ مسماۃ غلام عائشہ نے سن بلوغ کو پہنچ کر ۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء کو فسخ نکاح کا دعویٰ کیا۔ اور مقدمہ ۱۹۳۱ء تک ایک دفعہ ابتدائی مراحل طے کر کے پھر ۱۹۳۲ء میں ریاست کی عدالت اعلیٰ یعنی دربار معلیٰ سے ابتدائی حیثیت میں ڈسٹرکٹ جج (محمد اکبرؒ) بہاولپور کی عدالت میں بغرض تحقیق شرعی واپس ہوا۔ مدعیہ کی طرف سے ہندوستان کے مشہور اکابر علماء کی شہادتیں پیش ہوئیں۔ اور مدعیٰ علیہ کی طرف سے ان شہادتوں کی تردید پوری کوشش صرف کر دی گئی۔ آخر ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو فیصلہ بحق مدعیہ صادر ہوا۔“

حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے خصوصی احباب کو وصیت فرمائی کہ اگر میری وفات ہو جائے اور اس مقدمہ میں مرزا اور اس کے متبعین کو کافر تسلیم کر لیا جائے۔ تو میری روح کو تسکین پہنچانے کے لئے اس فیصلہ کی اطلاع میری قبر پر دی جائے۔ حسب روایت مولانا محمد صادق بہاولپوری رحمہ اللہ ”حضرت رحمہ اللہ کا بیان ۲۵ اگست ۱۹۳۲ء کو شروع ہوا۔ جس وقت بیان شروع ہوا تو عدالت کا کمرہ امراء اور رؤساء اور علماء سے پُر تھا۔ بیرونی میدان میں دور تک زائرین کا اجتماع تھا۔ باوجودیکہ حضرت شاہ صاحبؒ عرصہ سے بیمار تھے۔ اور جسم مبارک بہت ناتواں ہو چکا تھا۔ مگر متواتر پانچ دن تک تقریباً پانچ پانچ گھنٹہ یومیہ عدالت میں تشریف لا کر علم و عرفان کا دریا بہاتے رہے۔ اور مرزائیت کے کفر و ارتداد، دجل و فریب کے تمام پہلوؤں کو آفتاب کی طرح روشن کر دیا۔“

بہر حال حضرت شاہ صاحبؒ کا بیان اس مقدمہ میں سفر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان سے دستیاب ہے۔ مسئلہ ختم نبوت سے دلی عقیدت اور دلچسپی کی وجہ سے آپؒ اس سفر کو اپنے لئے ذخیرہ آخرت سمجھتے تھے۔ مولانا محمد انوریؒ جو اس سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ فرماتے ہیں۔ کہ بہاولپور پہنچنے کے بعد جمعہ آپ نے جامع مسجد الصادق میں پڑھا۔ اور ہزارہا مسلمانوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ”میں بواسیر خونی کے مرض کے غلبہ سے نیم جان تھا۔ اور ساتھ ہی اپنی ملازمت کے سلسلہ

میں ڈابھیل کے لئے پابرکاب، کہ اچانک مجھے شیخ الجامعہ (مولانا غلام محمد گھوٹویؒ) کا مکتوب ملا جس میں بہاولپور آکر مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے لکھا گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میرے پاس کوئی زاد آخرت تو ہے نہیں شاید یہی چیز ذریعہ نجات بن جائے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا جانب دار بن کر یہاں آیا ہوں"۔

یہ سن کر مجمع بے قرار ہو گیا۔ اور آپ کے ایک شاگرد رشید مولانا عبدالحنان ہزارویؒ آہ و بکا کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرتؒ کو اپنی نجات کا یقین نہیں تو پھر اس دنیا میں کس کی مغفرت متوقع ہو گی! اس کے علاوہ کچھ اور بلند کلمات حضرتؒ کی تعریف و توصیف میں کہے۔ جب وہ بیٹھ گئے۔ تو پھر مجمع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "ان صاحب نے ہماری تعریف میں مبالغہ کیا۔ حالانکہ ہم پر یہ بات کھل گئی کہ گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے۔ اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کر سکیں"۔ اللہ اکبر ان کلمات کو سن کر مجمع آہ و بکا ہو گیا۔

بحمدہٖ تعالیٰ آپ کے ایک تلمیذ خصوصی محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت ۱۹۷۴ء میں عظیم الشان تحریک چلی جس کے نتیجہ میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جو یقیناً آپ کی روح پر فتوح کے لئے تسکین کا باعث ہو گا۔

## وفات

حضرت شاہ صاحبؒ کی رحلت ۲، ۳ صفر ۱۳۵۲ھ کی درمیانی شب میں ہوئی تادم واپسیں ہوش و حواس ٹھیک رہے۔ رات کے تقریباً بارہ بج رہے تھے۔ اور علم و عمل کا یہ کوہ گراں دعوت و عزیمت کا پیکر، حضورؐ (فداہ ابی و امی و روحی) کی حدیث پاک کا بہت بڑا حافظ بلکہ خاتم المحدثین دنیاء فانی سے رخصت ہو کر حیات جاودانی اختیار کر رہا تھا۔

وفات کے وقت عجیب نظارہ تھا۔ دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ سبز رنگ کے عمامے زیب تن کئے ہوئے کچھ نورانی شکلوں والے لوگ محو گفتگو ہیں۔ جب حضرت کا روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا تو وہ اشخاص بھی غائب ہو گئے۔ آپ کی زبان مبارک پر آخری کلمات حسبنا اللہ اور کلمہ توحید کا ورد تھا۔

اس سانحہ کی خبر پورے دیو بند آناً فاناً پھیل گئی۔ جامعہ دارالعلوم کے صحن میں سوئے ہوئے طلباء کرام نے پُر سوز انداز میں یہ آواز سنی "لوگو تم سو رہے ہو اور امام الحدیث کی وفات ہو گئی"۔ مولانا انظر شاہ کہتے ہیں کہ "آواز کچھ ایسی زہرہ گداز تھی۔ کہ سونے والے جاگ گئے اور سہمے کے سہمے رہ گئے"۔

## امام العصر اکابرین کی نظر میں

مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ فرماتے ہیں "شاہ صاحبؒ کا دماغ تو ایک کتب خانہ ہے۔ جس علم کی جس وقت کوئی کتاب اپنے دماغ کے کتب خانہ سے اٹھاتے ہیں۔ بے تکلف اٹھا لیتے ہیں"۔

علامہ کوثریؒ فرماتے ہیں "ابن ہمامؒ کے بعد استخراج مسائل میں مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی کوئی مثال نہیں ملتی"۔ علامہ شبیر احمدؒ عثمانیؒ نے تعزیتی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "آج علم کا آفتاب غروب ہو گیا۔ اور کمالات کا اجالا تاریکیوں کی لپیٹ میں ہے۔ مولانا کی وفات اسلام کا وہ بڑا حادثہ ہے۔ جس کے نتیجہ میں طلباء ہی نہیں بلکہ اہل فضل و کمال یتیم ہو گئے۔ طلباء کے لئے تو الحمد للہ ہم لوگ کافی ہیں۔ لیکن ہماری مشکلات علمی حل کرنے والا دنیا سے اٹھ گیا......... آگے چل کر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے یقین ہے کہ آپ کی شخصیت میں علماء متقدمین کے یہ کمالات اس طرح جمع ہو گئے کہ کمالات انوری کا ہر پہلو فخر روزگار شخصیتوں کا مکمل عکس نظر آتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ اے شبیر تم نے ابن حجر عسقلانیؒ کو دیکھا ہے۔ یا ابن دقیق العید سے تمہاری ملاقات ہوئی۔ یا تم کو سلطان العلماء عزالدین بن عبدالسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ مجھے ان شخصیتوں سے نیاز کا موقع ملا۔ زمانہ کی گردشوں کا فرق ہے...... اس لئے میرے نزدیک ان کی

وفات ابن حجرؒ کا سانحہ ، ابن دقیق العید کی رحلت ، اور
سلطان العلماء کا دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔"

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا "اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں بڑے بڑے حادثے اور اہم شخصیتوں کی وفات کا حادثہ پیش آیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ، خلفائے راشدین کی رحلت اسلام پر ایک عظیم ماتم تھا۔ لیکن اس وقت بھی صبر کیا گیا۔ آپ بھی صبر کریں۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی رحلت سے علماء وطلباء یتیم ہو گئے۔"

پیر مہر علی شاہ گولڑوی رہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے بعد کوئی تصوف اور علم تصوف میں ماہر نظر نہیں آتا۔ فرمایا ایسا نہیں ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ تصوف اور مولانا انور شاہ کشمیریؒ حدیث میں بڑے ماہر ہیں۔"

(احسن السوانح مصنفہ منشی عبدالرحمٰن ملتانی صفحہ ۱۶)

حضرت تھانوی رہ فرماتے ہیں۔ "علامہ انور شاہ رہ کا وجود اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے۔"

حکیم مشرق علامہ اقبالؒ نے تعزیتی جلسہ منعقدہ لاہور میں اپنی تقریر اس شعر سے شروع کی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اور فرمایا "اسلام کی آخری پانچ سو سالہ تاریخ مولانا انور شاہ کشمیری رہ کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ ایسا بلند پایہ عالم اب پیدا نہ ہوگا۔ وہ صرف جامع العلوم قسم کی ایک شخصیت ہی کے مالک نہیں تھے۔ بلکہ عصر حاضر کے دینی تقاضوں پر پوری نظر تھی۔"

**بقیہ :- افادات عارفی**

اور منظوری میں تھیں اور جن کو مخلوق کے لئے مختص فرمایا تھا وہ نعمتیں تمام کر دیں۔ (دنیا میں "حیات طیبہ" کے ذریعہ اور آخرت میں جنت الفردوس کے ذریعہ) اب ہمارے لئے آسان اور سہل ہو گیا کہ نعمتوں کا معنٰی یہ ہے کہ تقاضائے دنیا اور تغیرات کے باوجود اس دین پر رہتے ہوئے بھی راحت اور اطمینان اور سکون ملے گا۔

دنیا کے اندر پریشانی تکالیف اور بیماری ہر قسم کے حالات آتے ہیں لیکن اگر دیندار رہیں تو اس میں بھی سکون اور آسانی اور راحت ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

فرمایا :- کہ موجودہ ترقی یافتہ دور جس کی ہم شکایت کرتے ہیں کہ اس میں زندقہ۔ الحاد۔ فحاشی۔ بے حیائی اور ہر طرح کی بے دینی اور لا مذہبیت کا دور دورہ ہے اور کوئی تدارک اور روک تھام نہیں ہے تو کیا صاحب دین ہونے کی حیثیت سے آپ غور نہیں کریں گے کہ یہ چیزیں آپ کے لئے مہلک اور خطرناک ہیں یا نہیں اور ہمارے لئے باعث پریشانی ہیں یا نہیں اور پھر یہ اندیشہ بھی ہوتا ہے کہ جب دنیا کی پریشانی سے نجات اور چھوٹ نہیں ہے تو آخرت کے لئے کیا سوچیں گے۔ اب یہ غور کرنا ہے کہ یہ سب چیزیں کسی کے حکم سے ہو رہی ہیں یا اتفاقاً اور ماڈرن تہذیب کی بنا پر ہو رہی ہیں یا تو کسی کے حکم سے ہو رہی ہوں گی اور حکم اللہ تعالٰی کے سوا کسی اور کا چل نہیں سکتا تو پتہ چلا کہ اس کی مشیت سے ہو رہا ہے یہ جو شر پھیلا ہوا ہے اس میں بھی اس کی کوئی حکمت ہوگی۔

**بقیہ :- فضائل شعبان**

بتا دیا) میں نے پوچھا کہ بیٹی تم اس پہاڑ میں کیا کرتی ہو کہنے لگی کہ ہم سب مسلمانوں کے بچے ہیں قیامت تک ہم یہیں رہیں گے۔ آپ کے آنے کے منتظر ہیں جب آپ آئیں گے تو ہم سب سفارش کریں گے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی تو اس سانپ کی وحشت مجھ پر سوار تھی میں نے اٹھتے ہی اللہ جل شانہٗ کے سامنے توبہ کی اور اپنے برے افعال کو چھوڑ دیا۔ (روض)

## بقیہ: خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپؐ کے سر مبارک پر خود تھی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خود وغیرہ اتار چکے اور اطمینان ہو گیا تو) کسی نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ابن خطل کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل کر دو۔

**فائدہ**۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اہل مکہ پر ایک ایسی وحشت اور گھبراہٹ سوار تھی جس کی کوئی انتہا نہ تھی نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غایت شفقت اور مہربانی کی وجہ سے یہ فرما دیا تھا کہ جو شخص بیت اللہ میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے اور جو اپنے گھر میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے اور جو ہتھیار ڈال دے وہ مامون ہے وغیرہ وغیرہ۔ البتہ گیارہ مرد اور چھ عورتیں ایسی تھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے کہ ان کے جرائم ناقابل عفو تھے۔ ان کے خون ہدر کر دیئے تھے اور اس معافی کے عام اعلان سے ان کو مستثنیٰ کر دیا تھا اور ارشاد فرما دیا تھا کہ ان لوگوں کو امن نہیں ہے۔ ان میں سے بھی سات مرد اور دو عورتیں مسلمان ہو کر معافی میں آگئے تھے۔ باقی چار مرد اور چار عورتیں قتل کئے گئے۔ منجملہ ان آٹھ کے ابن خطل تھا۔ یہ شخص اول مدینہ منورہ حاضر ہو کر مسلمان ہوا اور عبداللہ نام رکھا گیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قبیلہ کی زکوٰۃ لینے کے لیے اس کو بھیجا اس نے اپنے ایک مسلمان غلام کو اس جرم میں جان سے مار ڈالا کہ اس نے کھانا پکانے میں کچھ دیر کر دی تھی اور خود اس خوف سے کہ مدینہ منورہ لوٹا تو قصاص میں قتل کر دیا جاؤں گا، مرتد ہو کر مکہ مکرمہ چلا آیا تھا۔ وہاں پہنچ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا اور دو باندیاں گانے والی خریدیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے اشعار سے اس کو خوش کیا کرتی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ ان آٹھ کے اس کا خون بھی ہدر کر دیا تھا۔ اسی لیے باوجود بیت اللہ میں داخل ہونے کے اس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے قاتل میں محدثین کے بہت سے اقوال ہیں کہ کس نے قتل کیا۔ اس حدیث پر ایک فقہی بحث بھی ہے کہ حدود قصاص حرم میں قائم ہو سکتی ہیں یا نہیں مسئلہ تفصیل طلب ہے اور عام ضرورت بھی اس سے متعلق نہیں اس لیے اختصاراً ترک کر دیا گیا۔ لیکن ایسے مواقع پر اس لیے تنبیہ کر دی جاتی ہے کہ اگر علم دوست حضرات یا طلبہ میں سے کوئی دیکھے تو وہ اس تنبیہ کے بعد مراجعت مشائخ سے تحقیق کر لے۔ اسی طرح اس حدیث سے مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونے کا جواز معلوم ہوتا ہے جس کا بیان دوسری حدیث میں آرہا ہے۔

## بقیہ: رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام

عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر الزمان لا نہ لا یاتی بشریعۃ ناسخۃ بل مقررۃ لشریعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عاملاً بہا (ص ۲۰۳، ج ۱۲)
بحوالہ جواہر البحار للنبہانی (ص ۲۴۳)

کے" اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آخری زمانے میں نازل ہونا جو ثابت ہے وہ اس کے متعارض نہیں کیونکہ وہ اپنی شریعت ناسخہ کے ساتھ نہیں آئیں گے بلکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو برقرار رکھتے ہوئے اسی پر عمل کریں گے۔

# فضائلِ شعبان المعظم

مرتبہ:۔ الحاج ابراھیم یوسف باوا صاحب

## دعا

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِئِيْنَ وَجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانَ الْخَائِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ سَعِيْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اے میرے اللہ تو ہی سب پر احسان کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا۔ اے بزرگی اور مہربانی رکھنے والے اور بخشش و انعام کرنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی گرتوں کو تھامنے اور بے پناہوں کا پناہ دینے والا اور پریشان حالوں کا سہارا ہے۔ اے اللہ! تو نے مجھے اپنے پاس اُمّ الکتاب میں بھٹکایا ہوا یا محروم یا کم نصیب لکھ دیا ہے تو تو اے اللہ اپنے فضل سے میری خواری بدبختی، راندگی اور روزی کی کمی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمّ الکتاب میں مجھے خوش نصیب وسیع الرزق اور نیک کردے بے شک تیرا یہ کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں پہنچی ہے سچ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے، جو چاہتا ہے بنا دیتا ہے۔ اور اُس کے پاس اُمّ الکتاب ہے۔ اے خدا تجلی اعظم کا صدقہ اس نصف شعبان المکرم کی رات جس میں تمام چیزوں کی تقسیم و نفاذ ہوتا ہے، میری بلاؤں کو دُور کر خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں اور جن سے تو واقف ہے بے شک تو ہی سب سے برتر اور بڑھ کر احسان کرنے والا ہے، اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو، ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل اور اولاد پر اور صحابہ پر۔

(۴) چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضؓ کو یہ نماز سکھائی۔ اور فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے حق تعالیٰ شانہٗ اگلے پچھلے، نئے پرانے، قصداً سہواً، چھوٹے بڑے، خفیہ اور کھلم کھلا کئے ہوئے سب گناہ معاف فرما دیں گے۔

(۵) قبرستان جانا سُنّت اور مستحب ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ

فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اس مبارک رات میں تشریف لائے اور اپنا لباس اتار کر رکھ دیا ابھی اطمینان سے بیٹھے بھی نہ تھے کہ پھر کپڑے پہن کر باہر تشریف لے گئے میں یہ دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئی اور خیال ہوا کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس آپ تشریف لے جا رہے ہیں لہٰذا میں دبے پاؤں آپ کے پیچھے گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ جنت البقیع میں تشریف لے گئے وہاں مسلمان مردوں اور عورتوں اور شہداء کے لئے دعاء مغفرت فرما رہے ہیں یہ دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو گئی اور الٹے پاؤں اپنے حجرے میں واپس آگئی، ابھی میرا سانس پھول ہی رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ میری یہ کیفیت دیکھ کر آپؐ نے دریافت فرمایا عائشہ رضؓ ہانپتی کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا میں بھی آپؐ کے پیچھے آپؐ کو دیکھنے گئی تھی کہ آپؐ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ لیکن کیوں۔ آپؐ کو جنت البقیع میں دعائے مغفرت فرماتے ہوئے دیکھ کر آپؐ سے پہلے واپس آ گئی یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا عائشہؓ کیا تم کو یہ خوف تھا کہ اللہ اور اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر ظلم اور نا انصافی روا رکھے گا! میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا آج (شب برأت) ہے یہ ایسی رات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر گناہ گاروں کو دوزخ کی آگ سے نجات دے گا مگر چھ آدمیوں کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور نہ نظر رحمت سے دیکھے گا۔

(۱) مشرک (۲) کینہ پرور (۳) رشتہ کے تعلقات قطع کرنے والا (۴) ٹخنہ سے نیچے کپڑا لٹکانے والا (۵) والدین کی نافرمانی کرنے والا۔

(۶) ہمیشہ شراب پینے والا۔

یہ فرما کر آپؐ نے کپڑے اتارے اور سونے کا قصد کیا مگر آپؐ کی طبیعت اس رات میں عبادت و دعا کے لئے بے چین تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ عائشہ رضؓ تم مجھے اس رات میں عبادت گذاری کی اجازت دے سکتی ہو؟ میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اجازت ہے۔ آپؐ عبادت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ دیر تک جبینِ مبارک کو سجدے سے نہیں اٹھایا تو مجھے گمان ہوا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال نہ ہو گیا ہو۔ اس خیال سے میں اٹھی۔ آپؐ کے تلوے کو ہاتھ لگایا تو حرکت محسوس ہوئی۔ جی ٹھکانے ہوا۔ خوشی ہوئی اور پھر کان لگا کر میں نے سنا آپؐ سجدہ میں اپنے پروردگار سے چپکے چپکے یہ دعا فرما رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

(یا اللہ! میں تیرے عذاب سے تیرے عفو و معافی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے غصہ سے تیری خوشنودی چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ تیری شان و عظمت بہت بڑی ہے۔ میں کماحقہٗ تیری ثناو تعریف نہیں کر سکتا۔ تیری شان ویسی ہی ہے جیسی خود تو نے اپنی ثناو تعریف فرمائی ہے۔

جب صبح ہوئی تو میں نے اس دعا کے لفظوں کا آپؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا عائشہ رضؓ یہ دعا خود سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھلاؤ کیونکہ جبرئیلؑ نے یہ دعا مجھ کو سکھائی اور سجدہ میں بار بار پڑھنے کی ہدایت کی ہے۔

**نوٹ**

سجدہ سے مراد سجدۂ نفل نماز ہے۔

**نوٹ**

قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَ اِیَّاكُمْ

(یا) اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

قبرستان میں ہو سکے تو سورۂ یٰسٓ شریف پڑھیں اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص (یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری) پڑھ کر اپنے اور تمام مرحومین کو بخشدیں۔ یا جو کچھ یاد ہو پڑھ کر بخشدیں۔ قبروں پر پھول چڑھانا، موم بتی جلانا وغیرہ خرافات سے اپنے آپ کو بچا دیں۔

(۶) انفرادی نوافل، تلاوتِ قرآن۔ ذکر و اذکار

فضائل

دُعا وغیرہ نیک اعمال میں اپنے اوقات کو گزاریں۔ اور امکان بھر اللہ کی عبادت و اطاعت میں لگے رہیں۔ خاص عبادت کی تخصیص نہیں۔ اگر ساری رات جاگ نہ سکیں تو جس قدر عبادت ہو سکے کرنے کے بعد جلد سو جاویں وہ بھی انشاء اللہ عبادت میں شامل ہو گا۔

(٧) شیخ ابوالحسن بکریؒ فرماتے ہیں کہ اُس رات کو خدا تعالیٰ سے انہی الفاظ میں رحمت و بخشش کی دُعا مانگنی افضل ہے جو الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کے لئے تعلیم فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ۔

یہ رات توبہ و استغفار کے لئے بہترین موقعہ اپنے ساتھ لائی ہے۔ صلحاء اُمّت کا اس دُعا کا بھی معمول رہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

(٩) پندرھویں شب کو عبادت کرنا کثرت سے توبہ و استغفار کرنا (اگر یاد آجائے تو بندہ عاصی مع والدین، اہل و عیال، مشائخ و متعلقین کے لئے بھی دعائے مغفرت فرمادیں) اور دن کو روزہ رکھیں۔

## کن کن چیزوں سے بچنا چاہیئے؟

آج مسلمان بعض ایسی بد اعمالیاں کر بیٹھتے ہیں کہ اس رات میں متوجہ ہونے والی اللہ کی مخصوص مہربانیوں سے ہمیں محروم کر دیتی ہیں۔ اور ہم خدا وند تعالیٰ کی تمامتر مشفقانہ توجہات اور انوارِ رحمت کی عام بوچھاڑوں کے باوجود کورے کے کورے رہ جاتے ہیں بلکہ اللہ کی لعنت اور پھٹکار کے باعث بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئیے کہ اس مقدس رات میں سارے خرافات و واہیات رسموں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے ذیل کے کاموں سے بھی بچیں جن کو ہم نیکی اور بھلائی سمجھ کر کرتے ہیں اور یہی چیزیں ہیں جو ہمارے تھوڑے بہت نیک کاموں کو بھی لے ڈوبتی ہیں۔ مثلاً

(١) شب برات میں خصوصیت کے ساتھ مساجد میں چراغ وغیرہ جلا کر مزید روشنی کا اہتمام کرنا۔

(٢) پرانے برتنوں کو اتار کر نئے برتنوں کا استعمال خصوصیت کے ساتھ شب برأت کے دن ہی شروع کرنا۔

(٣) گھروں کو لیپنا پوتنا اور مٹی کورے کا اہتمام کرنا۔

(٤) مسور کی دال پکانا اور اسے ثواب سمجھنا۔

(٥) حلوہ پکانا اور اس میں یہ نکتہ بیان کرنا کہ حضورؐ نے دندان مبارک کے شہید ہونے پر حلوہ تناول فرمایا تھا۔

(٦) یہ خیال کرنا کہ آج حضرت حمزہؓ کی شہادت کا دن ہے اور آپ کی شہادت کی فاتحہ میں حلوہ پکانا چاہیئے۔

(٧) اس خیال سے گھروں میں کھانا پکا کر رکھنا کہ دوران سال میں مرنے والوں کی روحیں اُس رات اپنے گھروں میں آکر دیکھتی ہیں کہ ہمارے لئے کچھ پکایا ہے یا نہیں۔

(٨) یہ خیال فاسد جمانا کہ شب برات سے پہلے مرنے والوں کی فاتحہ اگر شب برات کے موقعہ پر نہ کی جائے تو وہ مُردوں میں شامل نہیں ہوتا اور اس کی روح اِدھر اُدھر بھٹکتی پھرتی رہتی ہے۔

(٩) آتشبازی سے بچنا جو مال کو ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ خدا کی ناراضی مول لینے کی بھی باعث بنتی ہے۔

(١٠) قبروں پر پھول چڑھانا، موم بتی وغیرہ جلانا، یہ ساری چیزیں قرآن و حدیث کی مقدس تعلیمات کے خلاف ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ان رسموں کو مٹانے کی کوشش کرے۔ یہ نہایت نادانی کی بات ہے کہ جس شب کو خیر و برکت حاصل کرنے کا اُن کو موقعہ دیا گیا ہو وہاں ایسے خرافات

کاموں اور لہو و لعب میں وقت گذارے کہ محرومی اور بے نصیبی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آوے۔ اللہ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور بابرکت ماہ کی بے انتہا نعمتوں سے مالا مال کرے۔(آمین)

اخیر میں حضرت مالک بن دینارؒ کا ایک نہایت ہی عبرتناک واقعہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دام فیضہم کی کتاب "فضائل صدقات" حصہ دوم سے نقل کر دیا جاتا ہے۔ جو امید ہے کہ انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔

حضرت مالک بن دینارؒ مشہور بزرگوں میں ہیں وہ ابتدا میں کچھ اچھے حال میں نہ تھے ایک شخص نے اُن سے اُن کی توبہ کا قصہ پوچھا کہ کیا بات پیش آئی جس پر آپ نے اپنی سابقہ زندگی سے توبہ کی۔ وہ کہنے لگے کہ میں ایک سپاہی تھا اور شراب کا بہت شوقین اور بہت عادی۔ ہر وقت شراب ہی میں منہمک رہتا تھا۔ میں نے ایک باندی خریدی جو بہت خوبصورت تھی اور مجھے اُس سے بہت تعلق تھا۔ اس سے میری ایک لڑکی پیدا ہوئی مجھے اس لڑکی سے بھی محبت تھی اور وہ لڑکی بھی مجھ سے بہت مانوس تھی۔ یہاں تک کہ وہ پاؤں پاؤں چلنے لگی تو اس وقت مجھے اور بھی زیادہ محبت ہوگئی کہ ہر وقت وہ میرے پاس ہی رہتی لیکن اس کی عادت یہ تھی کہ جب میں شراب کا گلاس پینے کے لئے لیتا وہ میرے ہاتھ میں سے چھین کر میرے کپڑوں پر پھینک دیتی (محبت کی زیادتی کی وجہ سے اس کو ڈانٹنے کو دل نہ مانتا) جب وہ دو برس کی ہوگئی تو اُس کا انتقال ہوگیا۔ اس صدمہ نے میرے دل میں زخم کر دیا۔ ایک دن ۱۵/شعبان کی رات تھی میں شراب میں مست تھا، عشاء کی نماز بھی نہ پڑھی اسی حال میں سوگیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حشر قائم ہوگیا لوگ قبروں سے نکل رہے ہیں میں بھی ان لوگوں میں ہوں جو میدان حشر کی طرف جا رہے ہیں۔ میں نے اپنے پیچھے کچھ آہٹ سی سنی، میں نے جو مڑ کر دیکھا تو ایک بہت بڑا کالا اژدہا میرے پیچھے دوڑا ہوا آرہا ہے اُس کی کیری آنکھیں ہیں منہ کھلا ہوا اور بے تحاشا میری طرف کو دوڑا ہوا آ رہا ہے۔ میں اُس کے ڈر سے گھبرا کر خوف زدہ زور سے بھاگ رہا ہوں اور وہ میرے پیچھے بھاگا چلا آ رہا ہے سامنے مجھے ایک بوڑھے میاں نہایت نفیس لباس صاف نہایت مہکتی ہوئی خوشبو اُن میں سے آ رہی ہے ملے میں نے اُن کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ میں نے اُن سے کہا خدا کے واسطے میری مدد کیجئے وہ کہنے لگے کہ میں ضعیف آدمی ہوں یہ بہت قوی ہے یہ میرے قابو کا نہیں ہے لیکن تو بھاگا چلا جا شاید آگے کوئی ایسی چیز مل جائے جو اس سے نجات کا سبب بن جائے۔ میں بے تحاشا بھاگا جا رہا تھا مجھے ایک ٹیلہ نظر پڑا میں اُس پر چڑھ گیا مگر وہاں چڑھتے ہی مجھے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ اس ٹیلے کے پرے نظر پڑی۔ اسکی دہشتناک صورت اور اُس کے منظر نظر آئے ان سب حالات کے دیکھنے کے باوجود اس سانپ کی اتنی دہشت مجھ پر سوار تھی اور ایسی طرح بھاگا جا رہا تھا کہ میں قریب ہی تھا کہ جہنم کے گڑھے میں جا پڑوں، اتنے میں ایک زور کی آواز مجھے سنائی دی، کوئی کہہ رہا ہے پیچھے ہٹ تو اُن (جہنمی) لوگوں میں سے نہیں ہے، میں وہاں سے پھر پیچھے کو دوڑا وہ سانپ بھی میرے پیچھے کو لوٹ آیا، مجھے پھر وہ بڑے میاں سفید لباس نظر پڑے، میں نے اُن سے پھر کہا کہ میں نے پہلے بھی درخواست کی تھی کہ اس اژدھے سے کسی طرح بچائیں، آپ نے قبول نہ کیا، وہ بڑے میاں رونے لگے اور کہنے لگے میں بہت ضعیف ہوں یہ بہت قوی ہے میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا البتہ سامنے یہ ایک دوسری پہاڑی ہے اس پر چڑھ جا اس میں مسلمانوں کی کچھ امانتیں رکھی ہیں ممکن ہے تیری بھی کوئی ایسی چیز امانت رکھی ہو جس کی مدد سے اس اژدھے سے بچ سکے میں بھاگا ہوا اس پر گیا اور وہ اژدھا میرے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے وہاں میں نے دیکھا ایک گول پہاڑ ہے اس میں بہت سے طاق (کھڑکیاں) کھلے ہوئے ہیں ان پر پردے پڑے ہوئے ہیں ہر کھڑکی کے دو کواڑ ہیں سونے کے جن پر یاقوت جڑے ہوئے ہیں اور موتیوں سے لد رہے ہیں اور ہر کواڑ پر ایک ریشمی پردہ پڑا ہوا ہے۔ میں جب اُس پر چڑھنے لگا تو فرشتوں نے آواز دی کہ کواڑ کھول دو اور پردے اٹھا دو اور باہر

نکل آؤ شاید اس پریشان حال کی کوئی امانت تم میں ایسی ہو جو اس وقت اسکو اس مصیبت سے نجات دے۔ اس کی آواز کے ساتھ ہی ایک دم کواڑ کھل گئے اور پردے اٹھ گئے اور اس میں سے چاند جیسی صورت کے بہت سے بچے نکلے مگر میں انتہائی پریشان تھا کہ وہ سانپ میرے بالکل ہی پاس آگیا تھا اتنے میں وہ بچے چلانے لگے ارے تم سب جلدی نکل آؤ وہ سانپ تو اس کے پاس ہی آگیا اس پر فوجیں کی فوجیں بچوں کی نکل آئیں ان میں وفعتاً میری نگاہ اپنی اس دو سال بچی پر پڑی جو مرگئی تھی وہ مجھے دیکھتے ہی رونے لگی اور کہنے لگی خدا کی قسم یہ تو میرے ابا ہیں اور یہ کہتے ہی تیر کی طرح کود کر ایک نور کے پلڑے پر چڑھ گئی اور اپنے بائیں ہاتھ کو میرے دائیں ہاتھ کی طرف بڑھایا میں جلدی سے اس سے لپٹ گیا اور اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو سانپ کی طرف بڑھا دیا وہ فوراً پیچھے کو بھاگنے لگا پھر اس نے مجھے بٹھایا اور خود میری گود میں بیٹھ گئی اور اپنے دائیں ہاتھ کو میری داڑھی پر پھیرنے لگی اور کہنے لگی اے میرے ابا جان

الم یأن للذین اٰمنوا - الآیۃ (سورۃ حدید ع ۲)
کیا ایمان والوں (میں سے جو لوگ گناہ میں مبتلا رہتے ہیں ان) کے لئے اس بات کا وقت ابھی تک نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے واسطے اور اس حق بات کے واسطے جو ان پر نازل ہوئی ہے جھک جائیں۔

اس کی یہ بات سن کر میں رونے لگا اور میں نے پوچھا کیا بیٹی تم سب قرآن شریف کو جانتی ہو وہ کہنے لگی کہ ہم سب قرآن شریف کو تم سب سے زیادہ جانتے ہیں میں نے پوچھا بیٹا یہ سانپ کیا بلا تھی جو میرے پیچھے لگ گئی تھی؟ اس نے کہا یہ آپ کے برے اعمال تھے آپ نے اس کو اپنے گناہوں سے اتنا قوی کر دیا کہ وہ آپ کو اب جہنم میں کھینچ کر ڈالنے کی فکر میں تھا۔ میں نے پوچھا وہ سفید پوش ضعیف بزرگ کون تھے؟ کہنے لگی وہ آپ کے نیک عمل تھے جن کو آپ نے اتنا ضعیف کر دیا کہ وہ اس سانپ کو آپ سے دفع نہ کر سکے، البتہ اتنی مدد بھی کر دی کہ بچنے کا راستہ

باقی صفحہ ۱۵ پر

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ھو
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمائیے
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۲۹
S-I-T-E

بقیہ: مباھلہ

ناسپتہ ،

مرزا صاحب نے مولانا عبدالحق صاحب غزنوی کو جو جواب اشتہار کی شکل میں دیا وہ ۳۰ شوال ۱۳۱۰ھ مطابق سنہ ۱۸۹۳ء تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۵۳ پر درج ہے۔ اس اشتہار میں لکھتے ہیں۔

"ایک اشتہار شائع کردہ مولوی عبدالحق صاحب میری نظر سے گزرا۔ اس لئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ مجھ کو اس شخص اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ القدیر تیسری یا چوتھی ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ تک امرتسر میں پہنچ جاؤں گا۔ اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعدہ اور یا بصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارہویں ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ قرار پائی ہے۔ مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم ہے قرار پایا ہے"

## تاریخ مباہلہ سے ایک دن پیشتر

تاریخ مباہلہ سے ایک دن پیشتر مرزا صاحب نے ایک اور اشتہار شائع کیا۔ جو تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۵۴ پر درج ہے۔ اس اشتہار میں لکھتے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں مباہلہ کی بد دعا کرنے سے قبل بعض اور مسلمان بھی شامل ہو جائیں۔ کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ سے مخالف نہیں ہیں۔ اور نہ میں کافر ہوں۔ اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے

اور آپ لوگ آمین کہیں"

## ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کا یادگار دن

تاریخ مقررہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ مولانا عبدالحق صاحب غزنوی اور مرزا صاحب مقررہ جگہ میدان عیدگاہ بیرون دروازہ رام باغ امرتسر پہنچ گئے۔ مولوی عبدالحق صاحب نے کہا کہ میں تین دفعہ باآواز بلند کہوں گا کہ:

"یا اللہ میں مرزا کو ضال۔ مضل۔ ملحد۔ دجال۔ کذاب۔ مفتری محرف کلام اللہ و احادیث سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر آج تک نہ کی ہو"

اور مرزا تین دفعہ باآواز بلند کہے کہ:

"یا اللہ اگر میں ضال۔ مضل۔ ملحد۔ دجال۔ کذاب اور مفتری اور محرف قرآن و حدیث ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر آج تک نہ کی ہو"

بعدہ قبلہ رخ ہو کر دونوں فریق دعا کریں گے۔ فریقین نے مباہلہ کے الفاظ کو ہزارہا کے مجمع میں دہرایا۔

## مباہلہ کا نتیجہ

جس روز مباہلہ ہوا۔ اسی روز امرتسر میں مرزا صاحب کو پادری عبداللہ آتھم سے تحریری مباحثہ کرتے ہوئے پندرھواں دن ہو چکا تھا۔ عیسائیوں اور مرزا صاحب کے مابین مباحثہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کو شروع ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مرزا صاحب کی ایک تحریر پر ختم ہوا۔

مرزا صاحب نے پادری عبداللہ آتھم کو آخری پرچہ میں لکھا کہ آج کی تاریخ ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک

پندرہ ماہ کے اندر اندر بسزائے موت ہاویہ میں نہ گرے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب "جنگ مقدس" کے صفحہ ۱۸۴-۱۸۸ پر جو سزا اپنے لئے تجویز کی یہ ہے۔

(۱) مجھ کو ذلیل کیا جائے۔
(۲) میرا منہ کالا کیا جائے۔
(۳) میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔
(۴) مجھ کو پھانسی دیا جائے۔
(۵) تمام شیطانوں۔ بدکاروں۔ اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دیا جائے۔

مرزا صاحب کے الہام کے مطابق پادری آتھم کو ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء مر کر ہاویہ میں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن عبداللہ آتھم نے مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق نہ مرنا تھا نہ مرا۔ مرزا صاحب کے دوسرے بیٹے صاحبزادہ بشیر احمد ایم اے "سیرت المہدی" حصہ اول صفحہ ۱۶۶ پر لکھتے ہیں کہ:

"پندرہ ماہ میعاد کی آخری رات گزرنے کے بعد جب صبح ہوئی تو آتھم کے دوستوں نے اس کے گلے میں ہار پہنا کر اور اس کو گاڑی میں بٹھا کر سارے شہر (امرتسر) میں خوشی کا جلوس پھرایا۔ اور اس دن لوگوں میں شور تھا کہ مرنے کی پیشگوئی جھوٹی نکلی"

اب مرزا صاحب کے اقوال ذیل کے ہر ہر لفظ پر پھر غور فرمایئے۔

(۱) "یا اللہ اگر میں ضال مضل ملحد دجال کذاب مفتری محرف کلام اللہ و احادیث ہوں تو مجھ پر وہ لعنت فرما جو کسی کافر پر آج تک نہ کی ہو"

(۲) "اگر آتھم میری پیشگوئی کے مطابق پندرہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں نہ گرے تو تمام شیطانوں۔ بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو"
(جنگ مقدس مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۱۸۴)

(۳) "خدائے تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر اور بے ایمان پر نہ کی ہو"
(تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۵۲)

## فیصلہ

اب مرزا صاحب کے صدق و کذب کا فیصلہ کرنا عقل مندوں۔ علم دوستوں اور حق کے پرستاروں کے شعور و انصاف پر چھوڑا جاتا ہے۔

## بقیہ :- اسلم قریشی

فکر کے نمائندوں پر مشتمل مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا جائے جو قادیانیوں کی جارحیت کے خاتمہ کے لئے جد و جہد کرے۔ اور قادیانیوں کے سلسلہ میں دوسرے مسائل کے حل کے لئے کوشش کرے گی۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کو مزید مضبوط اور فعال بنانے کے لئے ملک بھر میں مجلس کے رضاکار بھرتی کئے جائیں گے اجلاس میں حکومت سے کہا گیا کہ اگر قادیانیوں کے خلاف کوئی خاطر خواہ کارروائی نہ کی گئی تو موجودہ حکومت کے خلاف مسلمانوں میں شکوک و شبہات پیدا ہوں گے۔ اجلاس میں مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں ۳۰ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا تاج محمود اور مولانا عبدالرحمٰن آزاد شامل ہیں۔ پریس کانفرنس میں لاہور کے شیعہ عالم دین علامہ علی غضنفر کراروی کے علاوہ سردار فضل محمود، علامہ رفیق صابری، صاحبزادہ محمد عابد، مولانا محمد لقمان علی پوری اور مولانا عبدالرحیم اشعر نے بھی شرکت کی۔

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

# جامع مسجد ختم نبوت ربوہ کی تعمیر

## اہل خیر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے آٹھ سال سے ربوہ میں اپنی دو مسجد، مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ، جامع مسجد ختم نبوت و مدرسہ عربی مسلم کالونی ربوہ میں لاکھوں روپیہ کے زر کثیر سے تعمیر کئے ہیں، مسجد محمدیہ مکمل ہو چکی ہے (صرف پلستر بیرونی باقی ہے) جب کہ اس کے ملحق عظیم الشان تین کمرے، برآمدہ مدرسہ کے لیے بجلی سوئی گیس کا نظام مکمل ہو گیا ہے۔ مدرسہ عربی مسلم کالونی ربوہ کے دس عظیم الشان کمرے، رہائشی کوارٹر، برآمدہ وغیرہ مکمل ہو گئے ہیں۔ حفظ قرآن و عربی کتب، جدید تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کیا ہے، مسافر و مقیم بیسیوں طالب علم دینی تعلیم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ کا وسیع و عریض ہال تعمیر ہو گیا ہے۔ البتہ مسجد، برآمدہ، مینارہ، فرش صحن دروازے وغیرہ ہنوز تعمیر کرنے ہیں۔ طلبہ کے لیے بورڈنگ وغیرہ بھی باقی ہے اس کے لیے خشت، سیمنٹ بجری ماربل، پیپس، بجلی کے پچاس عدد چھت والے پنکھے فوری درکار ہیں۔ جس کے لیے لاکھوں روپیہ درکار ہوگا۔ ربوہ میں اہل اسلام کے لیے ان مراکز کی تعمیر کے لیے تمام اہل خیر حضرات، جماعتی احباب، متعلقین و متوسلین اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ سامان خرید کر بھجوانا چاہیں تو دفتر سے تفصیل طلب کریں یا نقد اعانت کرنا پسند کریں تو دفتر رابطہ قائم کریں اس شہر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج و تخت ختم نبوت کے مراکز رشد و ہدایت کا باعث ہیں ان میں سے کسی بھی قسم کی اعانت و امداد دنیا میں برکت، آخرت میں ذخیرہ، خداوند کریم کی رضا و خوشنودی اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے قرب کا ذریعہ ہو گی۔ خداوند کریم تمام مسلمانوں کو اپنے فضل سے توفیق بخشے آمین

---

**دعاگو: حضرت مولانا ابو الخلیل خان محمد صاحب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان** سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں

اعانت کے لیے:- مولانا عزیز الرحمن دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

جملہ مبلغین و دفاتر مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ قائم کر کے رسید حاصل کریں۔